4۔ نظریہ پاکستان

ڈاکٹر غلام مصطفٰے خان

خلاصہ

ڈاکٹر غلام مصطفٰی خان مشہور مضمون نگار اور اُستاد تھے۔ سبق نظریہ پاکستان میں اُنہوں نے قیامِ پاکستان کے اغراض و مقاصد کے تاریخی پسِ منظر پر روشنی ڈالی ہے۔

مسلمانوں نے ہمیشہ رواداری کو ہمیشہ اپنا شیوہ بنایا ہے لیکن جب کفر غلبہ حاصل کرنا چاہے تم مسلمان ڈٹ کر کھڑا ہو جاتا ہے۔ مسلم فرماں رواؤں نے ہمیشہ رواداری کا مظاہرہ کیا۔ جلال الدین اکبر اس فکر میں حدِ اعتدال سے بھی آگے نکل گیا۔ اُس کی ہندوؤں کی بے جا نواز برادری نے مسلمانوں کی دینی معاملات میں آزادی ختم کر دی۔ چنانچہ سب سے پہلے صدائے احتجاج شیخ احمدؒ سرہندی المعروف مجدد الف ثانیؒ نے بلند کی۔ انہوں نے اکبر اور جہانگیر کو ان کی غلط روایات پر ٹوکا۔ اس کا نتیجہ تھا کہ بعد میں آنے والے بادشاہ شاہ جہاں اور اورنگزیب عالمگیرؒ دینی و ملی تڑپ سے سرشار تھے۔ اورنگزیبؒ نے اپنی سی بھرپور سعی کی مگر اس کی وفات (1707ء) کے بعد بدقسمتی سے جو لوگ تخت نشین ہوئے وہ تن آسان اور عیش و مستی کے دلدادہ تھے نتیجہ یہ کہ مسلم اقتدار کی کشتی ہچکولے کھانے لگی۔ صورت حال کی اصلاح کے لیے نواب سراج الدولہ، نواب حیدر علی اور ٹیپو سلطان نے جان تک کی بازی لگانے سے گریز نہ کیا۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے مسلمانوں کی اخلاقی اور معاشرتی برائیوں کو دور کرنے کی تحریک شروع کی۔ شاہ اسماعیلؒ اور سید احمد بریلویؒ نے آزادی کے لئے جانیں قربان کر دیں۔ مگر اب صورت حال نہایت خراب ہو چکی تھی۔ انگریزی اقتدار کے منحوس سائے برصغیر کو اپنی لپیٹ میں لیتے چلے جا رہے تھے ایسے میں سرسید نے وقت کے تقاضے کو محسوس کیا اور مسلمانوں کو زیورِ تعلیم سے آراستہ ہونے کی تلقین کی تاکہ وہ انگریزوں اور ہندوؤں کے بچھائے ہوئے جال سے بچ سکیں۔ 1885ء میں کانگریس کا قیام اسی مسلم دشمن سلسلے کی کڑی تھا۔ مسلمانوں نے سرسید کے زیرِ اثر سمجھ داری کا ثبوت دیتے ہوئے اس سے مکمل لاتعلقی اختیار کی حتیٰ کہ انہوں نے 1906ء میں "مسلم لیگ" کے نام سے خود اپنی سیاسی جماعت قائم نہ کر لی۔ سرسید کی تحریک سے وابستہ افراد اس میں پیش پیش تھے۔ اب تک یہ بات اچھی طرح واضح ہو چکی تھی کہ ہندو انگریز گٹھ جوڑ نیک فال نہیں، مسلم دشمنی ان میں قدرِ مشترک ہے چنانچہ انہیں ہر طرح سے چوکنا رہنا ہوگا۔ 1911ء میں تقسیم بنگال کی تنسیخ، 1919ء کی تحریک خلافت، شدھی، سنگھٹن تحریک اور 1928ء کی نہرو رپورٹ یہ وہ واقعات تھے جنھوں نے ہندو ذہنیت کی قلعی کھول کر رکھ دی۔ دوسری طرف پہلی جنگ عظیم کے بعد سلطنت عثمانیہ کے (خلاف وعدہ) حصے بخرے کرنا، انگریز ذہنیت کا عکاس تھا۔ اس سب سے مسلمانوں نے بجا طور پر یہ نتیجہ نکالا کہ انگریز اقتدار کی چھتر چھاؤں اور ہندوؤں کی معیت سے کبھی خیر برآمد نہیں ہو سکتا۔ 1929ء میں قائدِ اعظم کے 14 نکات اور 1930ء کا علامہ اقبال کا خطبہ الٰہ آباد، یہ مسلم قیادت کے بدلے ہوئے لہجے کے غماز تھے۔ 1937ء کے انتخابات کے نتیجے میں قائم ہونے والی کانگرسی حکومتوں کا چہرہ بے نقاب ہو گیا جو مسلمانوں کو 23 مارچ 1940ء میں "قیام پاکستان" کو اپنی منزل ٹھہرانے کا محرک بنا۔ مسلمانوں کی قومیت ایک نظریاتی قومیت ہے جو لا الہ الا اللہ پر قائم ہے۔ برصغیر کے مسلمان مختلف رنگوں، نسلوں اور جغرافیائی خطوں کے تھے لیکن ایک قوم تھے، چنانچہ انہوں نے اپنے لیے الگ وطن کا مطالبہ کیا۔ مسلمانوں کی سات سال کی شبانہ روز محنت رنگ لائی اور 14 اگست 1947ء کو وطن عزیز وجود میں آیا۔ قیام پاکستان کا مقصد فقط ایک خطہ ارضی کا حصول نہ تھا بلکہ اس کے پیچھے کارفرما "نظریہ" کا مقصد ایک

اسلامی اور فلاحی مملکت کا قیام تھا جو بد قسمتی سے اب تک حاصل نہیں ہو سکا۔ اس کا حصول صرف اسی صورت میں ممکن ہے جب ہم اپنی ذمہ داری محسوس کرتے ہوئے ذاتی مفاد پر اجتماعی مفاد کو اور گروہ بندی پر یکجہتی کو ترجیح دیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے قول و فعل کو اسلام کے سانچے میں ڈھالیں اور اپنے ملک کو مضبوط و مستحکم بنانے کے لئے کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہ کریں۔

مشق

1-سوالات کے مختصر جوابات

(الف) مسلمانوں کو اپنے دینی معاملات میں اپنی آزادی کب ختم ہوتی نظر آئی؟

جواب: بادشاہ اکبر کی بے جا رواداری اور ملکی سیاست میں ہندوؤں کے عمل دخل کی وجہ سے ملک میں کافرانہ طور طریقے اس قدر رائج ہو گئے تھے کہ مسلمانوں کی آزادی خود ان کے دینی معاملات میں بھی ختم ہو گئی تھی۔

(ب) سلطان ٹیپو اپنی جدوجہد میں کیوں کامیاب نہ ہو سکا؟

جواب: سلطان ٹیپو نے ہندوؤں اور انگریزوں کا مقابلہ کیا لیکن ملک کے دوسرے سرداروں نے سلطان ٹیپو کا ساتھ نہیں دیا اور اُسے کامیابی حاصل نہ ہو سکی۔

(ج) تحریکِ خلافت کیوں شروع کی گئی؟

جواب: انگریزوں نے وعدہ کیا تھا کہ وہ جنگ کے خاتمے کے بعد ترکی کو نقصان نہیں پہنچائیں گے لیکن پہلی جنگ عظیم کے بعد انگریزوں نے خلافت ترکی کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے۔ مسلمانوں کو اسی فریب سے تکلیف پہنچی اور انہوں نے خلافت کے تحفظ کے لیے تحریک خلافت شروع کی۔

(د) علامہ اقبالؒ نے مسلمانوں کے لئے الگ وطن کا مطالبہ کب اور کہاں کیا؟

جواب: علامہ اقبالؒ نے 1930ء میں الٰہ آباد کے مقام پر ایک اجلاس میں برصغیر کے مسلمانوں کے لیے الگ وطن (پاکستان) بنانے کی تجویز پیش کی۔

(ہ) اہلِ مغرب نے قومیت کی بنیاد کس پر رکھی ہے؟

جواب: اہلِ مغرب نے خاندانی، نسلی اور قبائلی بنیادوں میں ذرا وسعت پیدا کر کے قومیت کی بنیادیں جغرافیائی حدود پر استوار کیں اور کہا کہ قوم وطن سے بنتی ہے۔

(ذ) مسلمانوں کی قومیت کی بنیاد کیا ہے؟

جواب: مسلمانوں کی قومیت ایک نظریاتی قومیت ہے جو لا الہ الا اللہ پر قائم ہے، یعنی کہ نسل، رنگ اور وطن کی بنیاد پر نہیں بلکہ ایک نظریے، ایک عقیدے، ایک کلمے کی بنیاد پر وجود میں آئی ہے اور اس نظریاتی پہلو کو نمایاں کرنے کے لئے اسے ملت کہا گیا ہے۔

(ز) نظریہ پاکستان کا مقصد کیا ہے؟

جواب: نظریہ پاکستان کا مقصد پاکستان کو ایک اسلامی اور فلاحی مملکت بنانا ہے۔

(ح) شُدھی اور سنگھٹن کی تحریکوں کے مقاصد کیا تھے؟